THE MOHAMMEDAN SOCIAL REFORMER

تہذیب الاخلاق

جلد چہارم] یکم محرم الحرام سنہ ١٢٩٠ ہجری سنہ ١٣٠٣ نبوی [نمبر ١

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اطلاع

تشریح قیمت و مصرف منافع

تہذیب الاخلاق

جسقدر روپیہ بابت اِس پرچہ کے بطور چندہ خواہ بطور قیمت وصول ہو وہ کسی خاص شخص کی ملکیت نہوگا بلکہ اِس پرچہ کے اجرا و ترقی میں صرف کیا جاویگا *

مسلمانوں میں سے جو شخص ساٹھہ روپیہ سالانہ پیشگی بطور چندہ دے وہ اس پرچہ کے متعلق معاملات میں ممبر متصور ہوگا *

یہہ پرچہ ہر مہینے میں ایک بار یا دو بار یا تین بار جیسا کہ مقتضاے مضامین ہوگا چھپا کریگا خریداروں کو چار روپیہ سالانہ قیمت پیشگی دینی ہوگی اور اخراجات روانگی پرچہ سے اُن کو کچھہ تعلق نہوگا *

اگر کوئی شخص کوئی خاص پرچہ خریدنا چاہیگا اُس کو فی پرچہ چار آنہ معہ اخراجات روانگی پرچہ دینا ہوگا *

ممبروں کو بلا قیمت یہہ پرچہ ملیگا اور اُن کو اُس کی تقسیم کا بھی بلا قیمت جسکو وہ چاہیں اختیار ہوگا *

اطلاع

بخدمت ممبران و خریداران و ناظرین

تہذیب الاخلاق

اِس پرچہ کی بابت جس صاحب کو کچھہ خط و کتابت کرنی منظور ہو یا خریداری اِس پرچہ کی مد نظر ہو یا کوئی مضمون اِس پرچہ میں مندرج ہونے کے لیئے بھیجنا ہو یا زر قیمت اخبار یا زر چندہ یا کچھہ روپیہ بطور کواپشن کے عنایت فرمانا ہو تو سید احمد خاں صاحب بہادر سی ایس آئی پاس بمقام بنارس بھیجا جاوے غرضکہ تمام خط و کتابت بابت اِس پرچہ کے اُنہی سے کی جاوے کیونکہ یہہ پرچہ علیگڈہ میں چھپکر اُن کے پاس چلا جاتا ہی اور وہاں سے تقسیم ہوتا ہی اور تمام حساب کتاب اسکا سب اُن کے پاس رہتا ہی *

اس پرچہ میں صرف مضامین مفیدہ جو مسلمانوں سے متعلق ہیں چھاپہ ہوتے ہیں اور اس سبب سے اخبار اطراف و دیار اس میں مندرج نہیں ہوتے — مقصود اس پرچہ کے اجرا سے یہہ ہی کہ مسلمانوں کی حسن معاشرت اور تہذیب کی ترقی ہو اور جو غلط اوہام مذہبی اس ترقی کے مانع ہیں اور درحقیقت وہ مذہب اسلام کے برخلاف ہیں وہ بھی مٹائے جاویں *

مضمون نمبر ۱۰۳

اختتام سال سنه ۱۲۸۹ هجري

و

شروع سال سنه ۱۲۹۰ هجري

شکر خدا کا که انواسي سنه پورے هوگیا — همارے اس پرچه کو جاري هوئے سوا دو برس هوئے — همکو خیال کرنا چاهیئے کا پچهلے سال میں مسلمانوں کي ترقي تعلیم و تهذیب میں کیا کچهه هوا اور همارے اس پرچه نے کیا کیا اور لوگوں نے اسکو کیا کها اور همنے اپني قوم سے کیا سها *

حال خود و یاران خود

همارے اور هماري قوم کے حال پر حافظ کا یهه شعر بالکل ٹهیک هی

بدم گفتي و خورسندم عفاک الله نیکو گفتي
جواب تلخ مي زیبد لب لعل شکر خارا

پرانے دل جلے تو همکو برا کهتے کهتے ٹهنڈے هوگئے اور بعضے مهربان اب اور نئے دل جوش پر هیں اور همکو برا کهنے پر نهایت تیز زبان مگر همارا دل اپنے کام سے ٹهنڈا نهیں هی همکو وهي جوش محبت و همدردي اپني قوم کے ساتهه هی اُنکي دین دنیا کي بهلائي اور تهذیب و شایستگي کي دن رات فکر هی اُن کے غصه سے همکو رنج نهیں اُن کي سخت کلامي کا همکو غم نهیں کیونکه هم جانتے هیں که وه نهیں جانتے اور هم سمجهتے هیں که وه نهیں سمجهتے — جو کچهه که وه کرتے هیں هم جب هي سے جانتے تهے جب که وه نکرتے تهے *

من همه تو منظر مه میدانستم
بشکستن آن درست میدانستم
هر دشمني اے دوست که با من کردي
آخر کردي نخست میدانستم

همکو پچهلوں کے حالات سے اور خود اپنے دادا محمد رسول الله صلعم کے حالات سے بالکل تسلي هی هم دیکهتے هیں که جن لوگوں نے عام بهلائي پر کمر باندهي اور عام برائي کا دور کرنا چاها اور اپني قوم کي بهتري اور بهبودي میں کوشش کي تو اُنکو دنیا کے هاتهه سے اور بالتخصیص اپني قوم کے هاتهه سے کیا ملا — کوئي سولي دیا گیا کوئي آره سے چیرا گیا کوئي جلا وطن کیا گیا پس همکو جو اپني قوم کے هاتهه سے هونا چاهیئے تها اُسکا کروڑواں حصه بهي ابهي نهیں هوا *

همکو دیکهنا چاهیئے که هماري قوم نے هم سے کیا کیا ؟ کچهه نهیں کیا بهت کیا تو یهه کیا که دو چار خط گمنام سب و دشنام کے لکهه بهیجے همنے شکر کیا که همارا تو کچهه نهیں بگڑا اور اُنکا دل ٹهنڈا هوگیا *

اُس سے زیاده کسیکو غصه آیا اور کوئي اخبار نویس بهي اتفاق سے اُنکا دوست هوا یا دو چار اور ایک کاٹ کي قلم اُنکے هاتهه میں هوئي تو اُنهوں نے اپنے دل کے غصه کو جهوٹے سچ باتیں چهاپ کو یا چهپوا کر ٹهنڈا کیا — هم تو اسپر بهي راضي هیں مگر اُس دن کا همکو افسوس هی جبکه وه لوگ خود اپني باتوں پر افسوس کرینگے اور سمجهینگے جو سمجهینگے *

همکو ملحد اور زندیق اور لا مذهب کهنا کچهه تعجب نهیں هی کیونکه هماري قوم نے خداے واحد ذوالجلال کے سوا باپ دادا کي رسم و رواج کو اور اپنے قدیمي چال چلن کو دوسرا خدا مانا هی اور پیغمبر آخرالزمان محمد رسول الله کے سوا اور بهت سے پیغمبر پیدا کیئے هیں کتاب الله کے سوا انسانوں کي بنائي هوئي بهت سي کتابوں کو قران بنایا هی اور هم اُس جهوٹے خدا اور فرضي پیغمبروں اور جعلي قرانوں کو ایسے هي برباد کرنے والے هیں جیسے همارے جد امجد ابراهیم اپنے باپ آذر کے بتوں کے توڑنے والے تهے هم سچے خداے واحد ذوالجلال اور سچے پیغمبر محمد رسول الله کي نبوت اور سچي کتاب الله کي اطاعت دنیا میں قایم کرني چاهتے هیں پهر وه لوگ همکو ملحد و زندیق و لا مذهب نه کهیں اور نه سمجهیں تو کیا کهیں اور کیا سمجهیں کیونکه هم اُن کے خداؤں اور پیغمبروں اور قرانوں کو نهیں مانتے *

مگر طرفه یهه هی که همکو کرسٹان بهي کهتے هیں اور هماري قوم کے ایک اخبار نویس نے چهاپا که هم عیسائي هوگئے اور ایک گرجا میں جاکر بپتسما یعني اصطباغ لیا — همکو اپني قوم کے حال پر نهایت افسوس آیا که اب هماري قوم کا یهه حال هوگیا هی که علانیه جهوٹ بولنے اور جهوٹ چهاپنے میں کچهه شرم و غیرت و حیا نهیں آتي — قومي همدردي جو خدا کي ایک بڑي نعمت هی خدا نے هماري قوم کے دل سے کیسي مٹا دي هی که اُس شخص کو یهه بهي غیرت نهیں هوتي که میں ایک مسلمان شخص کي نسبت کس دل اور غیرت سے ایسي جهوٹ بات چهاپ دوں — ان باتوں سے همکو بلحاظ اپني ذات کے کچهه بهي رنج نهیں هوتا مگر جو رنج اور غم اور افسوس هوتا هی وه یهي هوتا هی که افسوس هماري قوم پر خدائي کیسي خفگي هی جو ایسي حالتوں میں گرفتار هی ربنا ظلمنا انفسنا و ان لم تغفر لنا و ترحمنا لنکونن من الخاسرین *

کانپور سے همکو مختلف صورتوں میں عجیب عجیب آوازیں آتي هیں جناب حاجي مولوي سید امدادالعلي صاحب ڈپٹي کلکٹر بهادر نے جو رساله مابهوده همارے پاس بهیجا هی اُس میں یهه مضمون بطور نه یعنه لکها هوا هی *

"بعض اہالیان ہند نے واسطے دہوکا دینے حکام وقت کے اپنا طریقہ مذہبی اور لباس ملکی اور وضع قومی چہوڑ کر برخلاف اپنے ہم مذہبوں اور ہموطنوں اور ہم قوموں اور ہم پیشوں کے جاکٹ اور پتلون پہننا اور میز و کرسی پر بیٹہکر چہوری کانٹے سے کہانا اور وہ ہیئت جو نصرانیوں کی ہی بنانا اس مراد سے اختیار کیا ہی کہ ہمکو حکام وقت جنکے لباس و طعام کی یہہ وضع ہی اپنا مخلص اور مطیع اور پیرو جانیں اور اُن کے محکومین ہمکو حکام کا ہمسر مانند صاحب لوگوں کے سمجہیں سو نتیجہ اُن کی خبث طینت کا نہ ہمکو و دغا ہی یوں ظاہر ہی کہ اکثر حکام سوا فریبی دغاباز سمجہنے کے اُن کو کچہہ اچہا نہیں جانتے ہیں اور اُن کی وضع اور چلن کو بالکل پسند نہیں کرتے ہیں اگرچہ بعض حکام ظاہر میں چادری منش اُنکی دلشکنی اس وجہہ سے نہیں کرتے ہیں کہ خیال اُن کا یہہ ہی کہ شاید اُن کے ذریعہ سے اہل اسلام کے عقاید میں کچہہ فتور آسکتا ہی اور اُن کے دلوں میں ہمارے مذہب کی طرف کچہہ رغبت پیدا ہوسکتی ہی حالانکہ اس خیال کا وقوع میں آنا ہرگز ممکن نہیں ہی اس لیئے کہ ان صاحبوں کی بے اعتباری نے اہل اسلام کی طبیعتوں میں اس طرح رسوخ نہیں پایا ہی کہ کوئی بات ان کی نکالی ہوئی یا کہی ہوئی یا لکہی ہوئی وہ قبول کرسکتے ہوں بلکہ میرا گمان یہہ ہی کہ کوئی مسلمان کسی سچی رائے کو بہی اُن کے ذریعہ سے صحیح اور درست نہیں سمجہہ سکتا ہی پس حال یہہ اہالیان ہند کسیطرح اپنی مراد اس طریقہ سے نہیں پاسکتے ہیں بلکہ اپنی بدنیتی سے خسر الدنیا و الآخرۃ ہوسکتے ہیں اناللہ و انا الیہ راجعون" *

اگرچہ اس تحریر کی وجہہ لوگ اور ہی کچہہ خیال کرتے ہیں مگر ہم اُنکی اسی بات کا کہ اُنہوں نے ہمکو اپنے ہم مذہبوں اور ہم وطنوں اور ہم قوموں میں شمار کیا شکر ادا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

عمرت دراز باد کہ این ہم غنیمت است

مگر جب تہوڑی دور اور اُس رسالہ کو پڑہتے جاتے ہیں تو پہر یہہ فقرہ اپنی نسبت پاتے ہیں *

"مفتی سعد اللہ صاحب کا فتوی تکفیر میں جناب سید احمد خاں صاحب کے جو ترجمہ تاریخ پر موتب ہوا ہی راقم کے پاس موجود ہی معلوم نہیں کہ سید احمد خاں صاحب کے حواریین اُس فتوے پر بہی ایمان رکہتے ہیں یا نہیں" *

پہلے تو ہم گہبرائے کہ یہہ مفتی سعداللہ صاحب کون ہیں رہی ہیں جنکو ہم نے دلی میں دیکہا ہی — اور یہہ رہی مفتی سعداللہ صاحب ہیں جنہوں نے لکہنؤ میں ایک نیکبخت مسلمان آل رسول ابن علی اولاد نبی کے کفر اور قتل کا فتوی دیکر عشرۂ محرم میں اُنکا سر ہتوربان کوہی سے نیزہ پر چڑہاکر لکہنؤ میں اٹہا چاہا تہا تو ہمارا دل ٹہنڈا ہوگیا اور سمجہے کہ آل رسول کے قتل و کفر پر فتوی دینا اُن کا قدیمی پیشہ ہی *

مگر جو صاحب ہماری تکفیر کے فتوی لیکے کو مکہ معظمہ تشریف لیگئے تہے اور ہمارے کفر کی بدولت اُن کو حج اکبر نصیب ہوا اُن کے لائے ہوئے فتووں کے دیکہنے کے ہم مشتاق ہیں —

بہ بین کرامت بتخانہ مرا اے شیخ
کہ چون خراب شود خانہ خدا گردد

سبحان اللہ ہمارا کفر بہی کیا کفر ہی کہ کسیکو حاجی اور کسیکو غازی اور کسیکو کافر اور کسیکو مسلمان بناتا ہی واللہ در من قال

یاران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست
در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس
زانکہ آنکہ نیازارم اندرون کسی
حسود را چکنم کوز خود برنج درست

اب ہمارے محبوب مہدیعلی اور ہمارے عزیز مشتاق حسین کا حال سنو — یہہ ہمارے دونوں دوست ایسے ہیں جنکا حال کچہہ چہپا نہیں ہی مولوی مہدیعلی کا علم اُسکی ذاتی خوبیاں اُسکی پیاری پیاری باتیں اُسکی سچی ایمانداری اُسکی فصیح تقریر اُس قابل ہیں کہ اگر ہماری قوم کے دلکی آنکہیں اندہی ہوتیں تو اُسکے نام سے نفرت کیا کرتے *

منشی مشتاق حسین کی ذاتی نیکی اور نہایت سخت دینداری بے ریا عبادت سچی خدا پرستی نہایت تشدد سے نماز و روزہ اور احکام شرعیہ کی پابندی جو درحقیقت بے مثل ہی اس لایق تہی کہ اگر ہماری قوم پر خدا کی خفگی نہوتی تو اُس سے مسلمانی کو فخر سمجہتے *

مگر خدا نے ایسا اپنا غضب ہماری قوم پر نازل کیا ہی کہ ایک رائے یا ایک مسئلہ یا ایک ایانی رسم و رواج کے اختلاف کے سبب ایک کو نہایت حقارت سے حواری جس سے اشارہ عیسائی کا بنانا ہی اور دوسرے کو ملحد کا خطاب دیا ہی کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذبا مگر ہمارے ان دونوں دوستوں کو خدا کا شکر کرنا چاہیئے کہ اُنکو بعوض سچائی اور دینداری کے یہہ خطاب اُنہی کی قوم سے ملے ہیں جنکی وہ بہتری چاہتے ہیں *

نیک باشی و بدت گوید خلق * بہ کہ بد باشی و نیکت گویند

باایں ہمہ ہم خود اپنے مخالفوں کے نہایت مداح و ثنا خواں ہیں اور دل سے اُنکی تعریف کرتے ہیں کیونکہ ہم یقین کرتے ہیں کہ اُن میں سے اکثر صرف حمیت اسلامی کے سبب اور بعض اپنی جہالت اور اپنی خلقی سخت مزاجی اور کجروائی کے سبب ہماری مخالفت کرتے

ہیں پس ہمارا اور ہمارے اکثر مخالفوں کا مطلب واحد ہی ہم دونوں اسلام کے خیر خواہ اور اپنی قوم کی ترقی چاہنے والے ہیں صرف ہم میں اور ہمارے اُن مخالفوں میں اتنا فرق ہی کہ جو کچھہ ہمنے سمجھا اور سونچا اور دیکھا ہی وہ اُنہوں نے سونچا سمجھا دیکھا نہیں جب اُنکے دلکو بھی خدا وہ باتیں سوجھاویگا جو ہمکو سوجھائی ہیں تو وہ بھی ہمارے ساتھہ متفق ہوجاوینگے زید ابن ثابت ابوبکر صدیق اور عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالی عنہم سے جمع قران پر مخالفت ہی کرتے رہے جب تک کہ خدا نے زید ابن ثابت کے دلکو وہ باتیں نہیں سوجھائیں جو ابوبکر و عمر کو سوجھائیں تھیں لیکن جب سوجھائیں تو اُنہوں نے بھی تسلیم کیا کہ واللہ خیر پس ہم اپنے مخالفین کے لیئے بھی دعا خدا سے مانگتے ہیں کہ اللھم اشرح صدور ھم للذی شرحت لہ صدری — آمین *

ذکر پرچہ تہذیب الاخلاق

گذشتہ سال میں بسبب خاص ضرورتوں کے حالات مدرسۃالعلوم مسلمانان زیادہ تر اس پرچہ میں چھاپے گئے اسپر بھی بہت سے وہ مضامین بھی جنکے لیئے یہہ پرچہ موضوع ہی مندرج ہوئے *

ہم نے اپنی قوم کی موجودہ برائی اور اُن کی آیندہ کی بھلائی جہاں تک کہ ہوسکی اُن کو دکھائی مذہبی نقایص جو اُنہوں نے یہود و نصاری کی روایتوں سے اور ہندوؤں کے میل جول سے اختیار کیئے ہیں بد رسم و رواج جو اُن میں شامت اعمال سے پڑگئے ہیں اخلاق کی برائیاں جو اُن میں خرابی تربیت سے آگئی ہیں اُن کی کتب مروجہ تعلیم کی خرابیاں جس سے وہ کتابیں بے سود ہوگئی ہیں سب کچھہ اُن کو بتلایا ہی *

علم ادب اور علم انشاء سے بھی ہمنے غفلت نہیں کی کیونکہ ہمنے اپنے آرٹیکلوں کو اُس طرز جدید صاف و سادہ پر لکھا ہی جو دل میں سے نکلنے والی اور دل میں بیٹھنے والی ہی اُس طرز پر لکھنے سے اپنی قوم کو موجودہ علم انشاء کی برائی کا بتلانا اور اُس میں تبدیل کی ضرورت کا ہونا سمجھایا ہی اور اگر ہمارا خیال غلط نہو تو ہمنے اپنی قوم میں اُسکا کچھہ اثر بھی پایا ہی *

ہمنے نامی یورپ کے مانسوں اڈیسن اور اسٹیل کے مضامین کو بھی اپنی طرز اور اپنی زبان میں لکھا ہی جہاں کہ ہمنے اپنے نام کے ساتھہ اے ۔ ڈی اور ایس ۔ ٹی کا اشارہ کیا ہی اور اپنی قوم کو دکھایا ہی کہ مضمون لکھنے کا کیا طرز ہی اور ہماری اُردو زبان میں اُن خیالات کے ادا کرنے کی کیا کچھہ طاقت ہی اور اگر ہماری قوم اسپر متوجہ ہو تو کسقدر اَور زیادہ خوبی اور صفائی اور سادگی اُس میں پیدا کرسکتی ہی *

یہہ تو ہمنے سنا کہ بعض لوگوں نے ہمارے پرچہ کا نام تخریب الاخلاق اور تخریب الاخلاق رکھا ہی جس طرح کہ ایک پرانی قوم نے قراۃالحفاظ تغفرلکم خطایا کم و سنزید المحسنین کی جگہہ حنطۃ پڑھا تھا مگر ہمنے کوئی تحریر بطور ریویو کے اسپر نہیں دیکھی جس میں بطور ایک عادل حاکم کے اُس کی بھلائی برائی پر مفصل راے دی ہو *

بعض دوستوں نے ہمارے پاس خط بھیجے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ ہماری تحریر کو اور سادگی عبارت کو پسند کرتے ہیں اور ہمارے مضمونوں کو بھی عمدہ سمجھتے ہیں ہمارے ایک انگریز دوست نے ہمکو لکھا کہ تہذیب الاخلاق نے یہہ ثابت کردیا کہ اُردو زبان میں بھی ہر قسم کے مضامین اور خیالات عمدگی اور سادگی سے ادا ہوسکتے ہیں اور یہہ بھی ثابت کیا کہ مذہب اسلام ایسا تنگ و تاریک رستہ نہیں ہی جیسا کہ اب تک سمجھاجاتا تھا *

ہمکو اس بات کے معلوم ہونے سے بھی بڑی خوشی ہی کہ ہمارے مخالف ہمارے دوستوں سے بھی زیادہ اس پرچہ کے مشتاق رہتے ہیں اور اس سے بھی زیادہ خوشی یہہ ہی کہ لوگ اس کے مضامین پر بحث کرتے ہیں اور رد و قدح پر متوجہہ ہیں بعض اخبار نویسوں نے ہمارے مضامین کے رد کرنے کا پیشہ اختیار کیا ہی اور بعض جگہہ ہمارے مضامین پر بنظر تردید بحث کرنے کو مجلسیں مقرر ہوئی ہیں بعض صاحب اس بات پر متوجہہ ہیں کہ اپنی پرانی ہی کہلی کو ہر مجلس کے لایق ثابت کریں کانپور و گورکھپور و مرادآباد سے اُن مضامین کی تردید میں رسالے نکلے ہیں اور نکلنے والے ہیں — یہہ تمام واقعات ہمارے لیئے نہایت مبارک آثار ہیں کیونکہ اگر یہہ سب باتیں معرض بحث میں نہ آتیں تو ہمکو اپنی تحریروں کے موثر ہونے کا کچھہ بھی یقین نہوتا جو عمارت بغیر کھرا کھودے بنتی ہی وہ جلد ڈھے جاتی ہی وہی مسائل انجام کو ہر دل عزیز ہوتے ہیں جو بعد مباحثہ قایم رہتے ہیں سونا اگر آگ میں نہ تایا جاوے تو کبھی گدھوں کے گلے کا ہار نہو ہمارا قول ہی کہ "سچ میں بھی کوئی ایسی کرامات نہیں ہی کہ وہ از خود لوگوں کے دلوں میں بیٹھہ جاوے اُس میں جو کچھہ کرامات ہی وہ یہی ہی کہ مباحثہ کا اُسے خوف نہیں" *

ہمکو اس بات سے بھی خوشی ہوتی ہی کہ ہمارے پرچہ کا ایک مضمون ہمارے ملک کے نامی عربی اخبار النفع العظیم لاھل ھذا الاقلیم مطبوعہ ۲۳ ذیقعدہ میں بزبان عربی ترجمہ ہوکر چھپا ہی — اور مسٹر اڈیسن کا ایک مضمون اُمید پر جو ہمنے اپنی زبان اور اپنی طرز پر چھاپا تھا وہ دوسری طرح پر بطور ترجمہ پنجابی اخبار مطبوعہ

۲۰ جنوري سنه ۱۸۷۲ع میں چهپا هی اور اس سے همکو اُمید هوتي هی که جو راه هم اپنے بهائیوں کو دکهاتے جاتے هیں وه اُسکو پسند بهي کرتے هیں —

در دلش تسلیم و برلب حرف انکار وصال
گوش گر بد بشنود چوں دل زاندازش خوش است

اثر تهذیب الاخلاق کا دلوں پر

اگرچه هم یهه نهیں کهه سکتے که اس پرچه نے لوگوں کے دلوں پر بهت کچهه اثر کیا مگر اتنا تو ضرور کهتے هیں که کچهه تو اثر کیا هی هماري قوم کے دل جو مرده هوگئے تهے اُن میں ایک تحریک تو ضرور آگئي هی هر ایک دل میں کسي نه کسي بات کا جوش هی کوئي اُسکے مضامین هي کي تردید کي فکر میں هی کوئي هماري تکفیر کي دهن میں هی کوئي هماري تحریروں کو سراهتا هی کوئي اُن سراهنے والوں کو لعنت و ملامت کرتا هی مگر ایک نهایت خوشي کي بات یهه هی که بهت لوگوں کو یهه خیال هوگیا هی که بلاشبهه هماري قوم خراب هوتي جاتي هی اُس کے لیئے کچهه کرنا چاهیئے اگر در حقیقت هماري تحریروں نے ایسا اثر کیا هو تو همکو یقین کرنا چاهیئے که هماري مراد حاصل هوگئي *

همارے ایک دوست نے هم سے نقل کي که ضلع سهارنپور میں همارے حال پر بحث هو رهي تهي ایک شخص نے کها که اُس کے مسلمانوں کے دوست هونے میں تو کچهه شک نهیں مگر نادان دوست هی ایک صاحب نے کها که هی تو وه کرستان مگر هماري قوم کي بهلائي اور ترقي اگر هوگي تو اُسي کرستان سے هوگي — یهه نقل سنکر میں نهایت خوش هوا اور میں نے کها که اگر درحقیقت مجهسے ایسا هو تو اس کرستاني کے خطاب پر هزار مسلماني نثار هی —

قسمت نگر که کشته شمشیر عشق یافت
مرگے که زندگان بدعا آرزو کنند

صائب کے گرد ایک ناواقف شاعر نے پوچها که صائب کیسا شعر کهتا هی اُس نے نهایت دلي جوش سے کها که اَی قرمساق همه عرض میگوید صائب کهتا هی که جیسي عزت مجهکو قرمساق کے لفظ سے حاصل هوئي اعلی سے اعلی خطاب سے بهي ممکن نهیں اسيطرح خدا کرے که یهه لفظ کرستان کا میرے لیئے عزت قومي کا باعث هو *

اسکا اثر تعلیم و تربیت پر

اس میں کچهه شک نهیں که هماري کوششوں نے مسلمانوں کي تعلیم پر اثر نمایاں کیا هی اب جس مسلماني مدرسه میں جاتے هیں اور جن طالبعلموں سے ملتے هیں اُنکي بات تو ضرور سنتے هیں که جو طریقه تعلیم بالفعل مقرر هی وه بلاشبهه تبدیل کے لایق هی بهت سي کتابیں ایسي درس میں داخل هیں جنسے عمر ضایع هوتي هی بعض علوم ایسے پڑهائے جاتے جو نه دین کے کام کے هیں نه دنیا کے جو شخص که فارغ التحصیل هوگیا هو اگر اُس کے حال پر غور کرو تو صاف معلوم هوگا نه دین کے کام کا هوتا تو معلوم دنیا کے بهي کسي کام کا نهیں هوا *

بهت سے لوگوں کي خواهش معلوم هوتي هی که اسي طرح علوم و فنون جدیده چپکے سے اُنکے هاتهه آجاویں مگر فرماتے هیں اور علانیه اُنکي خواهش کرنے میں اپني مولویت اور قدوسیت کي کساد بازي سمجهتے هیں *

جا بجا مسلمانوں کے مدرسے قایم هوتے جاتے هیں اور هر جگهه اُن کے قایم کرنے کا چرچا هی — مولوي محمد سخاوت علي صاحب نے جنکي برکت سے قصبه انبیٹهه ضلع سهارنپور میں ایک مسلماني مدرسه قایم هوا هی همارے ایک دوست سے فرمایا که " اگرچه پہلے بهي همکو اپني قوم کي بهلائي کي فکر تهي مگر کوئي تقاضا کرنے والا اور بار بار جگانے والا نه تها اب پرچه تهذیب الاخلاق نے یهاں تک چوکنا اور آگاه کیا جس کے سبب اس قصبه میں بهي ایک مدرسه قایم هوگیا خدا اس پرچه تهذیب الاخلاق کو همارے لیئے همیشه مبارک رکهے اور شیخ نظام الدین صاحب مهتمم مدرسه کي نسبت میں بهي ترقي هو جو میرے ساتهه بدل متفق هیں *

یهه بهي اُنهوں نے فرمایا که همارے مدرسه انبیٹهه کو اور همارے ضلع کے اَور مدارس ' دیو بند ' سهارنپور ' گنگوه کو بڑي تسلي هی که یهه سب مدرسے اُس مدرسة العلوم مسلمانان سے جس کے قایم کرنے کي کوشش هو رهي هی مستفیض هونگے گویا علیگڈه همارے مدرسوں کے مالیدار کا ثمر اُمید هی اگر در حقیقت هم اپني ترقي کرینگے تو وه ثمر همارے هي لیئے هی پس کسقدر همکو اُس کے بانیوں کا شکر گذار هونا چاهیئے " سب سے اخیر مدرسه جو هماري تحریروں کے اثر سے قایم هوا وه مدرسه ایمانیه لکهنؤ هی جس میں بشمول دیگر علوم معینه کے مذهب شیعه اثنا عشریه کي بهي تعلیم هوتي هی اور اس سے خیال هوتا هی که هماري کوششوں نے شیعه اور سني دونوں کے دل کو جگا دیا هی *

اگرچه هم اپني راے میں ان مدرسوں سے ان فوائد کے حاصل هونے کي توقع نهیں رکهتے جنکي هم خواهش رکهتے هیں اس لیئے همکو اُن کے قایم هونے سے چنداں خوشي نهیں هی مگر تاهم اس بات سے نهایت خوشي هی که لوگوں کو اس طرف توجهه تو هوئي وه کچهه کرنے تو لگے کیا عجب هی که رفته رفته اُس راه پر بهي جا پڑیں جو

في الحقيقت سيدهي اور ٹهيک هی اور جس راه سے منزل مقصود پر پهونچنا ممکن هی ناه سے هاں تو شروع هوئي *

يهه بهي هم ديکهتے هيں که لوگ ان مدرسوں کے اخراجات ميں بهي نهايت دل سے مدد کرتے هيں اور اُن کا قايم رهنا دل سے چاهتے هيں گو هم اُن کے اس شوق اور اس فياضي کو نقش بر آب اور ايک نهايت حقير خصلت انساني سمجهتے هيں جسکو هم خود غرضي کہتے هيں کيونکه وه لوگ بسبب اُن مقدس مولويوں کے جو اُن مدرسوں ميں مصروف هيں اور اُن کي قدوسيت کا خيال لوگوں کے دلوں ميں جما هوا هی اور نيز اس خيال سے که مذهبي کتابوں اور قرآن و حديث اور عربي پڑهانے ميں روپيه دوني تاج بوس ديناے ميں بڑا ثواب هوگا اُن مدرسوں ميں روپيه ديتے هيں اور مدد کرتے هيں يهه کرنا کچهه کرنے ميں داخل نهيں هی اور اس سے قومي عزت حاصل نهيں هوتي هی اور اسي سبب سے هم اُسکي نه کچهه زياده قدر سمجهتے هيں اور نه خوش هوتے هيں هاں اُس دن خوش هونگے جبکه همارے قوم نه خدا کے واسطے اور نه اپنے ثواب کے ليئے بلکه صرف اپني قوم کے ليئے کوشش کريگي اور کهے گي که ميں اپنے هاتهه اپنے پاؤں اپني جان اپني محنت اپنے روپيه کے بدلے نه خدا کو خريدنا چاهتا هوں نه بهشت کو بلکه اپني قوم کو جبکه اس طرح بلا خيال اپنے ذاتي نفع ديني و دنيوي کے لوگ اپني قوم کي بهلائي پر متوجهه هونگے اُسوقت همکو البته خوشي هوگي ليکن يهه بهي غنيمت هی جو هو رها هی اور اُميد هی که آينده اور بهي اچها هو *

اثر مذهبي خيالات پر

اس پرچه ميں همکو عقايد و مسائل مذهبي سے بحث کرنا مقصود اصلي نهيں هی مگر جو که مسلمانوں نے مثل هندوؤں کے مذهب اور تمدن و معاشرت کو متحد سمجهه رکها هی اس ليئے بمجبوري اُن مسائل مذهبي سے بحث آجاتي هی جو همارے مقصود سے علاقه رکهتے هيں *

مگر هماري قوم عجيب حالت مذهبي ميں گرفتار هی هم اهل سنت و جماعت کا ذکر کرتے هيں جنکے دو فرقے القاب وهابي و بدعتي سے ملقب هيں پهلے حضرت بلاشبهه عقايد ميں نهايت درست اور قريب حق کے هيں الا ظاهري اعمال اور سختي اور سنگدلي اور قساوت قلبي اور تعصب پر اسقدر سرگرم هيں که اندروني نيکي ايک بهي اُن ميں نهيں رهي اور ٹهيک ٹهيک وهي حال هی جو علماء يهود کا تها جو دن رات ظاهري رسومات مذهبي ميں مبتلا تهے اور دوسرے حضرات اگرچه اندروني نيکيوں کي جانب کسيقدر متوجهه هيں الا رسوم ايماني کے اسقدر پابند هيں اور بدعات محدثه کے اسقدر پيرو هيں که رومن کيتهولک کے قدم بقدم هوگئے هيں بلکه اُن کو بهي مات کرديا هی پس يهه دونوں باتيں همارے مقصود کي خارج هيں اور هم ان دونوں باتوں کو اپنے سچے دل سے مذهب اسلام کے بهي برخلاف سمجهتے هيں اور ترقي تهذيب مسلمانوں کا بهي مانع قوي جانتے هيں اور اسليئے مسلمانوں ميں جهاں تک که پروٹسٹنٹ اور رومن کيتهولک آ گئي هی اُسکو مٹانا اور دور کرنا چاهتے هيں اور يقين کرتے هيں که بغير سچا اسلام بے ميل اختيار کيئے کسي چيز کي بهلائي ممکن نهيں *

رسومات کو اور خصوصا مذهبي رسومات کو مٹانا کچهه آسان کام نهيں هی اور نه همکو کچهه توقع هی که هم اس ميں کچهه کرسکتے هيں مگر تاهم لوگوں کو اُس سے متنبهه کرتے جاتے هيں اور کيا عجب هی که کوئي دل نرم بهي هوا هو يا آينده هو *

همکو همارے شفيق نيچرل است يا دهريه کہتے هيں اس سبب سے که همنے اپني تصنيفات ميں يهه دعوي کيا هی که جو مذهب نيچر کے برخلاف هی وه صحيح نهيں هی اور اُسي کے ساتهه اپنا يهه يقين بهي ظاهر کيا هی که ٹهيٹ مذهب اسلام جبکه وه بدعات محدثه سے پاک هو بالکل نيچر کے مطابق هی اسليئے که وه سچا هی اور اس ليئے وه سچا هی — اگر يهي وجهه همارے دهريه هونے کي هو تو هم پکے دهريه سهي بلاشبهه همارا يهه دلي عقيده هی که نيچر خدا کا فعل هی اور مذهب اُسکا قول اور سچے خدا کا قول و فعل کبهي مخالف نهيں هوسکتا اسليئے ضرور هی که مذهب اور نيچر متحد هو اور بلاشبهه يهه بهي همارا اعتقاد هی که انسان بسبب ذي عقل هونے کے احکام مذهبي کا مکلف هوا هی پس اگر وه احکام عقل انساني سے خارج هوں تو معقول خود اپني علت کا معلول نهوگا هاں يهه بات ممکن هی که وه احکام همارے تمهاري عقل سے خارج هوں الا عقل انساني سے خارج نهيں هوسکتے اور زمانه جوں جوں انسان کي عقل و علم کو ترقي ديتا جاويگا ووں ووں اُنکي خوبي زياده منکشف هوتي جائيگي مگر يهه اُسوقت هوگا جبکه تقليد کي پٹي آنکهوں سے کهلي هوگي ورنه کولهو کے بيل کي طرح بجز دن رات پهرنے اور کچهه نجاننے کے اور کچهه نهوگا *

کوئي مذهب ايسا دنيا ميں نهيں هی جو دوسرے مذهب پر گو وه کيسا هي باطل کيوں نهو اپني ترجيح بهت وجوهات کرسکے مگر يهه رتبه صرف اُسي مذهب کو حاصل هی جو نيچر کے مطابق هی اور ميں يقين کرتا هوں که وه صرف ايک مذهب هی جس کو ميں ٹهيٹ اسلام کہتا هوں اور جو بدعات محدثات سے اور غلط خيال

اجماع سے اور خطاء اجتهادات سے اور ڈهكوسلہ قياسات سے اور شكنجہ اُصول فقہ مخترعہ سے مبرا و پاک هی پس ميں تو اپنے تئيں بڑا حامي اسلام سمجهتا هوں گو سارا زمانہ مجهکو دهريہ کيوں نہ سمجهے *

نميگريم دريں گلشن گل و باغ و بهار از من
بهار از يار و باغ از يار و گل از يار و يار از من
نميدانم ز منع گريہ مطلب چيست ناصح را
دل از من ديدہ از من آستين از من كنار از من

ذكر مدرسة العلوم مسلمانان

اس سے زيادہ عجيب بات کونسي هوگي کہ همنے جو مسلمانوں کي ترقي تعليم و تربيت کے ليئے مدرسة العلوم کي بنا ڈالي هی اُس ميں بهي همارے چند هموطنوں نے هم سے مخالفت کي هی — همارے مخدوم مولوي حاجي سيد امداد العلي صاحب بهادر ڈپٹي کلکٹر کے موسلہ رسالہ ميں لکها هی کہ " ميرا گمان يہہ هی کہ کوئي مسلمان کسي سچي راے کو بهي اُن کے (يعني مجهہ گنهگار کے) ذريعہ سے صحيح اور درست نهيں سمجهہ سکتا " اگر در حقيقت مسلمانوں کا بهي حال هو تو واے بر مسلماني و واے بر مسلمانان نيک طينت آدميوں کا يہہ کام نهيں هی وہ تو بچوں ميں بهي جو نيک بات هوتي هی اُس کو پسند کرتے هيں بلکہ در و ديوار سے نصيحت ليتے هيں کما قال *

مرد بايد کہ گيرد اندر گوش * ور نوشتہ است پند بر ديوار

همارے مکرم معظم جناب مولوي علي بخش خاں بهادر سب آرڈينيٹ جج گورکهپور نے اپنے رسالہ شهاب ثاقب کے صفحہ ۳۴ ميں لکها هی کہ حضرت ابو هريرہ رضي اللہ تعالی عنہ شيطان کے شاگرد هوئے اور عمل آية الکرسي کا اُس سے سيکها (نعوذ باللہ منها) پس اے ميرے بهائيوں ميں ملحد مرتد زنديق کافر کرستان شيطان سهي مگر جو اچهي بات بتاؤں اور تمهارے فائدہ کي بات کهوں دل سوزي سے تمهاري همدردي کروں ميري وہ بات تم کيوں نہ مانو حضرت ابو هريرہ نے تو نعوذ باللہ منها شيطان سے بهي نيک کام سيکهنے ميں عار نہيں کي سبحان اللہ کيا شان اسلام رہ گئي هی کہ جو شخص ان باتوں پر يقين کرے وہ تو پکا مسلمان اور جو يہہ کہے کہ حياں وہ حديث ثابت نهيں هی يا وہ کوئي چور شياطين الانس ميں سے هوگا تو نيچرل است کافر کرستان *

گر مسلماني هميں است کہ واعظ دارد
واے گر در پس امروز بود فردائے

کيا اس سے زيادہ بد قسمتي اور بد اقبالي کم نصيبي مسلمانوں کي هوسکتي هی جو ايسے عمدہ کام يعني مدرسة العلوم کے قايم هونے ميں مخالفت کرتے هيں اگر اُن کي مخالفت ميري ذات کے سبب سے هی تو کيسي نادانی هی کہ ايک شخص کے سبب جو يقيني ايک دن نابود هونے والا هی هميشہ کے ليئے اپني تمام قوم کے ساتهہ دشمني کرتے هيں — اگر انتظامي امور اور فروعي باتوں ميں مجهہ سے مختلف الراے هيں تو اپني راے کي خوبي اور عمدگي ثابت کر کر بغلبہ راے ممبران کميٹي ميري راے کو معدوم کر سکتے هيں — اگر وہ اس کام کے انجام کے لايق هيں تو مجهکو اُس سے عليحدہ کر کر خود آپ تمام کام اپنے اختيار ميں لے سکتے هيں اور ميں بخوشي و منت و احسانمندي اس بوجهہ سے سبکدوش هوسکتا هوں بشرطيکہ اور کوئي اُسکو انجام دے پهر مخالفت معني چہ — حقيقت ميں يہہ نشان بد اقبالي اور هماري قوم سے خدا کي ناراضي کا هی کہ نہ خود آپ اپني قوم کے ليئے کچهہ کرتے هيں اور نہ کرسکتے هيں اور نہ اُس کي سمجهہ رکهتے هيں اور جو دوسرا کوئي کرتا هی تو اُس ميں وسوسے ڈالتے هيں *

اُن مخالفت کرنے والوں کو اگر هم يہہ ديکهتے کہ اپنے ذاتي امور اور روز مرہ کے برتاؤ ميں نهايت پابند شريعت اور متبع سنت هيں تو جو کچهہ وہ کهتے هم سر جهکاکر مانتے مگر جب هم ديکهتے هيں کہ اپنے ذاتي معاملات ميں تو سب کچهہ روا هی تو پهر هم ايسے مهمل اور بيمغز گندم نما و جو فروش باتوں کو پسند نهيں کرتے *

اگر هم ديکهتے کہ همارے مخالف قومي همدردي اور قومي عزت کے جوش ميں سرگرم هيں اور مدرسة العلوم مسلمانان کے قايم هونے ميں عرق ريزي کر رهے هيں مگر مدرسہ ميں لال ترکي ٹوپي اور انگريزي جوتہ پهنانے سے ناراض هيں هم خود شرمندہ هوتے اور کہتے کہ گو وہ غلطي پر هيں مگر اُن کي کوشش اور همدردي قومي اِس کي مقتضي هی کہ اُن کي خاطر سے طالب علموں کو تهہبند باندهنے اور نعلين پهننے کا مدرسہ ميں حکم ديا جاوے مگر جب هم ديکهتے هيں کہ همدردي کا ان ميں نشان نهيں قومي عزت کا اُن کو خيال هي نهيں بجز مخالفت محض کے (نہ کسي کينہ و عداوت سے بلکہ بمقتضاے طبيعت کے) اور کچهہ نهيں تو هم يقين کرتے هيں کہ وہ بيچارے همارے مخالف نهيں هوتے بلکہ مسلمانوں کي بد اقبالي اور اُن کا ادبار چهچها رها هی *

هم ان تمام مخالفتوں سے کچهہ انديشہ نهيں کرتے اور خدا سے اپني استقامت چاهتے هيں اور يقين کرتے هيں کہ اگر خدا نے همکو استقامت بخشي تو هم ضرور انشاءاللہ العزيز اِس کام کو پورا کرينگے *

اے نا خدا ترس مسلمانوں تم اتني هي سي بات پر غور کرو کہ اگر هماري کوشش سے همارا يہہ قومي دارالعلوم قايم هوجاوے تو بموجود اُس کے قايم هونے کے بلا انتظار اُس کے فوايد عظيمہ کے تمام

شروع سال جدید

دنیا میں اور تمام دنیا کی قوموں میں اور خصوصاً سولیزڈ قوموں اور سولیزڈ ملک میں ہماری قوم کی کسقدر عزت قایم ہوگی اور ہماری قوم کو اس کام کے انجام پر کیسا کچھہ فخر ہوگا ورنہ وہی انڈین آبزرور میں آرٹیکل لکھنے والے کا قول صادق آویگا کہ سور کے بالوں سے کوئی ریشم نہیں بنا سکتا — اے خدا اے خدا تو ہماری مدد کر — آمین *

اے بھائیوں ابھی پچھلے پرچہ میں طریقہ انتظام و سلسلہ تعلیم مسلمانان مشتہر ہوا ہی تم اُسپر بخوبی غور کرو اور سمجھو کہ کیا بغیر اُس طریقہ کے ہماری قوم میں اعلی درجہ کی تعلیم پھیل سکتی ہی اور کیا بغیر اُس طریقہ کی تعلیم کے قومی عزت حاصل ہوسکتی ہی اور کیا ان تنپرنچیوں عربی مدرسوں سے جو جا بجا قایم ہوئے ہیں جن کے طالب علم مسجدوں میں پڑے ہوئے مانگ کر ٹکڑے کھاتے ہیں ہماری قوم کو کچھہ فائدہ اور ہماری قومی عزت ہونے والی ہی حاشا وکلا — میری غرض اس تقریر سے اُن مدرسوں کی ہجو کرنا نہیں جنکو نیک آدمیوں نے اپنی نیک دلی اور سچی نیت سے قایم کیا ہی اور نہ میری یہہ خواہش ہی کہ اُن میں کچھہ فتور آوے بلکہ اِس تقریر سے میرا مطلب اپنی قوم کو اِس بات سے آگاہ کرنا ہی کہ جو کچھہ تم نے کیا ہی اور کرتے ہو اُس سے بہت کچھہ زیادہ تمکو کرنا ہی خدا ہم سب کو اُس کے انجام کی توفیق دے اور پھر خود اُس کو انجام دے آمین *

یہہ بات بھی کچھہ کم تعجب کی نہیں ہی کہ ہمارے ملک کے بعض اخباروں نے بھی (خصوصاً جن کے ایڈیٹر مسلمان تھے اور جنکا فرض اپنی قومی ترقی میں کوشش کرنا تھا) اِس مدرسۃ العلوم سے کافی مخالفت کی ہی گو اُس کا کچھہ اثر ہوا ہو یا نہوا ہو مگر اُنھوں نے اپنے ملک اور اپنی قوم کے لیئے ایک تریقو ہونے میں بلاشبہہ بلند نامی حاصل کی ہی با این ہمہ ہمارے ملک کے بہت سے نامی اخباروں نے ہمارے ساتھہ صرف اپنی قومی خیر خواہی اور پیٹریاٹزم کے جوش سے ہمدردی بھی کی ہی پس ہم اُن اخباروں کا اور اُن کے ایڈیٹروں کا جنابوں سے ہمکو پنجابی اخبار لاہور اور کلکتہ اُردو گائیڈ اور پٹیالہ اخبار اور علیگڈہ سین ٹیفک سوسئیٹی اخبار اور اودہ اخبار کا نام لینا چاہیئے دلی شکر ادا کرتے ہیں *

در حقیقت ہم اودہ اخبار کے اُس ارٹیکل کے جو اُس کے ایڈیٹر عالی قدر نے نہایت نیکی اور صاف دلی محبت قومی سے اپنے اخبار مطبوعہ ٢١ جنوری سنہ ١٨٧٣ع میں چھاپا ہی بہت کچھہ ممنون ہیں *

ہم اپنے ملک کے امتیف پیپر پایونیر الہ آباد کی مہربانیوں کو کبھی بھول نہیں سکتے جس نے ہمیشہ وقتاً فوقتاً ہمارے مدرسۃ العلوم کے حالات مشتہر کرنے سے ہماری بڑی مدد کی ہی *

ذکر ترقیات دیگر

جو کچھہ کہ پچھلے برسوں میں کمیٹی مسلمانان نے کوشش کی اُس کا بڑا نتیجہ خاص مسلمانوں کے حق میں یہہ ہوا ہی کہ گورنمنٹ مدراس و بنگال و بمبئی نے نسبت ترقی تعلیم مسلمانان خاص خاص احکام جاری کیئے ہیں جس کے لیئے تمام مسلمانوں کو شکر ادا کرنا چاہیئے چنانچہ تینوں گورنمنٹوں نے اپنی مہربانی سے تمام کاغذ جو اُس سے متعلق ہیں ہمکو مرحمت فرمائے ہیں چنانچہ ہم آیندہ اسی پرچہ میں وہ سب حال چھاپینگے علاوہ اس کے جو عام نتیجہ کمیٹی مسلمانان کے مباحثہ سے ہندوستان کو ہوا وہ یہہ ہی کہ گورنمنٹ نے تسلیم کرلیا کہ جو تعلیم ہندوستان کی یونیورسٹیوں کی ہی وہ کافی نہیں ہی اہل ہند کو اور زیادہ تعلیم دینی چاہیئے چنانچہ اس کے لیئے خاص کمیٹی بیٹھی ہی جو اُس کا تصفیہ کریگی پس ہمارے ہموطن بھائی ہندو بھی ہماری کمیٹی کے ممنون احسان ہیں علاوہ اس کے سب سے بڑا فائدہ ہماری کوششوں کا یہہ ہوا ہی کہ گورنمنٹ نے تمام علوم و فنون کی کتابوں کا جنکی فہرست ہم نے مشتہر کی تھی دیسی زبان میں ترجمہ کرنے کا حکم دیا ہی اور اُمید ہی کہ ہمارا ملک آیندہ نسلوں تک ان کوششوں کے فائدوں کو یاد رکھیگا *

راقم
سید احمد

اشتہار

گذشتہ سوا دو برس کے پرچہ ہاے تہذیب الاخلاق بہ ترتیب ہمارے پاس موجود ہیں جس صاحب کو اُن کی خریداری منظور ہو مفصلہ ذیل قیمت پر مل سکتے ہیں *

تہذیب الاخلاق روز اجرا سے یعنی یکم شوال سنہ ١٢٨٧ ہجری سے لغایت آخر سنہ ١٢٨٨ ہجری بابت سوا برس کے ... صعہ

تہذیب الاخلاق بابت سال تمام سنہ ١٢٨٩ ہجری للعہ

از مقام بنارس }
راقـــــــــم
سید احمد منیجر تہذیب الاخلاق

بمقام علیگڈہ — مطبع علیگڈہ انسٹیٹیوٹ میں چھپا اور حافظ محمد عبدالرزاق کے اہتمام سے شایع ہوا